حسب الحکم حضور شاہزادہ مرزا جہانگیر محمد مرتضےٰ عرف نواب اچھے مرزا صاحب زاد احسانکم

نبیرۂ جناب شاہزادہ مرزا دارا سطوت بہادر مرحوم اعلی اللہ مقامہٗ

# ریاض راضیہ

المعروف

# بہ مظن علوم

مصنفہ نواب انجمن النسا قدسیہ بیگم متخلصہ راضیہ بنت نواب ملکہ نور النسا بیگم
بنت شاہزادہ مرزا خرم بخت بہادر مرحوم و مغفور باہتمام نواب سید نظیر حسین
عرف نواب منجھو صاحب عاقل خویش نواب صاحب موصوف چھپ کر
ہدیہ ناظرین ہوا

تصویر عالم پریس ڈیوڑھی آغا میر میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سلام

موت نے ابن حسن کا جو بڑھایا سہرا
راس نوشاہ کو شادی کا نہ آیا سہرا

کس محبت سے یہ نوشاہ سے کہتے تھے حسین
چاند سے منہ پہ ترے ہم کو ہی بھایا سہرا

خبر غم مجھے دیتی ہی یہ شادی تیری
ہائے کسوقت مین قسمت نے دکھایا سہرا

سمدھنین جمع ہین منہدی تو ملو ہاتھ نہین
نیک دو بہنون کو قسمت نے دکھایا سہرا

قطعہ

کہا قاسم نے دولھن سی ہمین رخصت دیدو
ہمنے مرنے کے لیے سر اوٹھایا سہرا

دی رضا جنگ کی گبرا نے چلے رن کی طرف
اپنے خود ہاتھون سے دولھا نے بڑھایا سہرا

لاش پر مادر قاسم نے کہا رو رو کر
ہائے بچے کو مرے راس نہ آیا سہرا

پہونچے جنت مین جو قاسم تو کہا حورون نے
دیکھ لو ابن حسن باندھ کے آیا سہرا

راضیہ شور رہا فاطمہ کی زاری سے
سر سے قاسم کی جو شبیر نے بڑھایا سہرا

## سلام

تھا یہ غصہ کا بیان لڑتے ہین اکبر دھوپ مین
گرم آہین کھینچکر روتے ہین سرور دھوپ مین

جب چلے رن کو علی اکبر تو شہ کہنے لگے
پیاس سے گھبرا نہ جانا میرے دلبر دھوپ مین

شہ نے اعدا سے کہا دکھلا کے اصغر کی زبان
پیاس سے مرجھا رہا ہی یہ گل تر دھوپ مین

لاش پر عباس کی روکر یہ کہتے تھے حسینؑ
اُٹھو کیا سوتے ہو اے میرے برادر دھوپ مین

جب شہادت پائی قاسم نے تو بولے شاہ دین
آج تم سوتے ہو اے فرزند شبر دھوپ مین

لاش پر اپنے عزیزونکے یہ فرماتے تھے شاہ
سو گئے ہین خاک پر شیر غضنفر دھوپ مین

مین رہا جیتا گئے سب خلد کو یاور مرے
روتی تھی ہر لاش پر یہ کہکے سرور دھوپ مین

کہتے تھے شبیر عابد کا نگہبان ہے خدا
شام تک لیجائینگے اوسکو ستمگر دھوپ مین

لاش مہمان پر یہ فرمانے لگے سبط نبی
کیون پڑے سوتے ہو اے حر دلاور دھوپ مین

شہ نے قاصد سے کہا صغرا سے کہدینا مری
راہ خالق مین لٹایا ہمنے سب گھر دھوپ مین

کربلا مین کیا غضب کا وقت تھا شبیر پر
داغ کھائے روز عاشورہ بہتر دھوپ مین

شہ کے لاشہ پر کہا یہ زینب مظلوم نے
پیٹتی ہی سر کھڑی یہ تیری خواہر دھوپ مین

اے خدا تو امت عاصی کو نانا کی بچا
راضیہ کہتے تھے شہ یہ زیر خنجر دھوپ مین

## سلام

بین کرتی تھین یہ زینب مری ماںجائے حسین
تین دن پیاس مین پانی نہ ملا ہائے حسینؑ

جب لگا اکبر گلفام کے پھل برچھی کا
روکے بانون نے کہا کیا کرون مین ہائے حسینؑ

قطعہ
تیر اصغر کی لگا جب تو شہ دین نے کہا
شکل کیا بانوئے ناشاد کو دکھلائے حسینؑ

کہا زینب نے کہ جبکا نہ مقدر سے ہو زور
کسطرح سے ترے لاشے کو وہ اٹھوائے حسینؑ

غش سے جب سید سجاد نے فرصت پائی
بستر غم پہ گھڑی روکے کہا ہائے حسینؑ

قطعہ
بانوئے شاہ کی تھی لاشہ سرور پہ یہ بین
ہائے ای فاطمہ کے نور نظر ہائے حسینؑ

کس سے فریاد کروں کسکے بین در پہ جاؤں
کون فریاد سنے فاطمہ کے جائے حسینؑ

بغض سے دل بھی تو خالی تھا نہ ملعونوں کا
تیری لاشہ کو بھی پامال کیا ہائے حسینؑ

قطعہ
چھین کر چادر زینب یہ کہا اعدا نے
کیوں مدد کو تری اسوقت نہ اب آئے حسینؑ

کہا زینب نے کہ ہی صبر کا درجہ مشکل
کیوں نہ ہر بار تڑپ کر بین کہوں ہائے حسینؑ

میرا بابا تھا علی ابن علی ہی وہ بھی
جو کہو معجزہ اسوقت بھی دکھلائے حسینؑ

تنگ ہی وقت بہت راضیہ پر ای آقا
مطلب دل ترے سرکار سے یہ پائے حسینؑ

کبھی اولاد کا غم اسکو نہ ہو دنیا میں
مدد ای زینب کی بجاہ کے ماںجائے حسینؑ

راضیہ کو غم دنیا سے بچاؤ شاہا
تم ہی حامی رہو اسکے مرے دکھپائے حسینؑ

## سلام

کیوں تڑپکر نہ کہے زینب دلگیر حسینؑ
قلب پر کھاتے ہیں میدان میں اب تیر حسین

بوسہ حضرت زہرا کے نشان تھے جسپر
وہ گلا آگیا ہی تہ شمشیر حسین

مرگئے قاسم و اکبر تو کہا زینب نے
حال دل آپ سے اب کیا کہے ہمشیر حسین

پیاس سے اصغر معصوم کا منکا جو ڈھلا
روکے بانو نے کہا مرگیا بے شیر حسین

چل بسے یاور و ناصر تو یہ زینب بولیں
آپ کے مرنے سے مرجائیگی ہمشیر حسین

قطعہ

جب چلے مرنے کو سرور تو یہ زینب نے کہا — اپنے ملنے کی بتا دیجیے تدبیر حسین

حوضِ کوثر کو جو تقسیم کرین گے بابا — خیر دیکھے گا وہین صورت ہمشیر حسین

سر شہ لے چلا جب شمر تو فضہ نے کہا — اب کہان ڈھونڈین گے ہم آپکی تصویر حسین

لاش پر شاہ کی سب اہل حرم کرتے یہ بین — خاک مین ملگئی ہی ہی تری تصویر حسین

ایک سجاد ہی اب وہ بھی ہی بیمار و حزین — بعد تیرے اُسے پہنائی ہی زنجیر حسین

تم کو احمد کا نواسہ بھی نہ سمجھے ناری — پھیر دی حلق پہ کس ظلم کی شمشیر حسین

مرتے دم بھی تجھے پانی سے نہ سیراب کیا — کھل گیا ذبح سے برگشتہ ہے تقدیر حسین

درے اعدا نے لگائے تو کہا زینب نے — کس خطا پر ہمین سب دیتے ہین تعذیر حسین

ذبح کرکے تجھے سر سے مرے کھینچی چادر — سر کھلی جاتی ہی بلوے مین یہ ہمشیر حسین

تمکو منصب تو شہادت کا ملا اے بھائی — قید خانے کی مجھے ملتی ہی جاگیر حسین

منفعل وہ ہون جنھون نے مری چادر چھینی — نوک نیزہ پہ پڑھو آیۂ تطہیر حسینؑ

مانگتی ہی ترا سر بالی سکینہ رو رو — اوس کی بہلانے کی بتلائیے تدبیر حسین

راضیہ خوش ہو اگر مژدہ بخشش سن لے — آپکی لونڈیون مین ایک ہی دلگیر حسین

## نوحہ

شبیر بیان کرتی تھی باگریۂ و زاری عباس علمدار — تنہا ہمین چھوڑ اگئی فردوس سواری عباس علمدار

ای بھائی ندامت سے نہ تم منھ کو چھپاؤ قربان برادر — پانی تھا نہ قسمت مین خطا کیا ہی تمھاری عباس علمدار

یہ پیاری بھتیجی جو سکینہ ہے تمھاری غش ہی اداس تاری — اور کہتی ہی ہر دم یہی باگریۂ و زاری عباس علمدار

گر جانتی صدمہ یہ دکھائیگی مری پیاس جاونگی بے آس — شکوہ نہ کبھی کرتی مین دیکھ درد کی ماری عباس علمدار

یہ لاش سے بھائی کی لپٹکر کہا شہ نے اے عاشق شیدا — اب صدمہ فرقت نے کمر توڑ دی ہماری عباس علمدار

فردوس مین حیدر جو ملین اے مرے پیارے تب عرض یہ کرنا
شبیر کی بھی رن سے اب آتی ہی سواری عباس علمدار

پھر رو کے یہ فرمانے لگے شاہ شہیدان با قلب پریشان
تم دفن ہمین کرتی یہ حسرت تھی ہماری عباس علمدار

عباس علی پیاری سکینہ کا تصدق اور پیاس کا صدقہ
امداد کرو راضیہ لونڈی ہی تمھاری عباس علمدار

## نوحہ

بولے شبیر مقتل مین رو کر ہاے اکبر مرے ہاے اکبر
ای مرے لال جان پیمبر ہای اکبر مرے ہاے اکبر

سوجھتا کچھ نہین مجکو بیٹا کس جگہہ ہے ترا نہین لاشہ
ڈھونڈھتا ہر طرف ہی یہ مضطر ہای اکبر مری ہای اکبر

لاش ملتی نہین لال میری لوگ ہنستی ہین حالت پہ میری
تم خود آواز دو میرے دلبر ہاے اکبر مرے ہاے اکبر

بیاہ تیرا نہ ہی رچایا کوئی ارمان نہ ماں کا بر آیا
اے مرے چاند ای میرے دلبر ہای اکبر مرے ہاے اکبر

ہای ای میری آنکھونکے تارے ہای پیری کے میرے سہارے
دل تڑپتا ہی سینہ کے اندر ہاے اکبر مرے ہای اکبر

ظالمون تم ترس مجھپہ کھاؤ لاڈلا میرا مجھ سے ملاؤ
اب جگر آتا ہی منھ کے باہر ہای اکبر مرے ہاے اکبر

لاش پر پہونچے شبیر جسدم بولی رو رو کی با چشم پرنم
پیاسے جاتے ہو تم سوے کوثر ہاے اکبر مری ہای اکبر

تمنے برچھی کا پھل کھایا بیٹا منھ کو آتا ہی میرا کلیجہ
حال دل کچھ کہو میری دلبر ہاے اکبر مرے ہاے اکبر

لاش خیمہ مین جب لاے حضرت راضیہ اک بپا تھی قیامت
پیٹکر سر کو کہتے تھے سرور ہاے اکبر مرے ہاے اکبر

## نوحہ

بولین زینب فلک نے جفا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی
مجکو لوٹا دو ہائی خدا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

تھا یہ ارمان شادی رچاتی اپنے اکبر کو دولھا بناتی
زندگی نے نہ اوس سے وفا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

مین عون و محمد کو روئی میرا اکبر جئیے اور بھائی
پھر یہ قسمت نے مجھسے دغا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

چھپ گیا ہو کیا چاند میرا ہی زمانہ مین کیسا اندھیرا
خاک چھانون گی مین نینوا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

مار کر اوسکے سینہ پر برچھی گرایا سر کو ہہ چھاتی کے اوپر چڑھایا
ظالمون نے یہ کیسی جفا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

نیزہ ظالم نے کیسا لگایا چھد کے جسمین جگر باہر آیا
سینہ سے خونکی ندی بہاکی میرے اکبر جوان نے قضا کی

بی بیو بیٹیو سر اپنے رو کر مر گیا جاکی میدانمین اکبر
کیون نہ قسمت سے ہون انپی شاکی میرے اکبر جوان نے قضا کی

میرے نازونکا پالا تھا اکبر ساری گھر کا اجالا تھا اکبر
پیٹکر سر کو زینب کہا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

بھیجکر خط دغا سے بلایا باغ زہرا کا ہی ہی مٹایا
ظالمون نے یہ ہمسے دغا کی میرے اکبر جوان قضا کی

راضیہ کیا کہی حال اُسدم لیچلے لاش جب شاہ عالم
بس یہی کہکے مان نے بکا کی میرے اکبر جوان نے قضا کی

## نوحہ

رو کر کہا بانو نے کہ پیارے علی اصغر
پیاسے سوے فردوس سدھاری علی اصغر

پانی کے عوض تیر ستم حلق یہ کھا کر
افسوس کہ پیاسے ہی سدھاری علی اصغر

منت نہ بڑھائی نہ کوئی سالگرہ کی
ارمان رہا دلمین ہماری علی اصغر

بن تیرے ہی دشوار مجھے زندگی اپنی
پاس اپنے بلالی مرے پیاری علی اصغر

دائی ڈھونڈھتا ہی آنکی چھاتی سے لپٹ جا
تسکین ہو کلیجہ کو ہماری علی اصغر

جاؤنگی وطن مین تو وہان پوچھے گی صغرا
کیا اُس سے کہونگی گئی ماری علی اصغر

مان نے کہا اندھیر ہی اب مجھکو زمانہ
ڈھونڈھون کہان ای آنکھونکی تارے علی اصغر

جب قبر مین اصغر کو رکھا شہ نے تو بولے
ای باپ کی پیری کی سہاری علی اصغر

ہم دفن تمھین کرتے ہین مقتل مین مریجان
بانو ہوئی وان گور کناری علی اصغر

ہی راضیہ فرقت مین شب و روز پریشان
روضہ پہ رہے آکے تمہاری علی اصغر

## نوحہ

بانو کہتی تھین خیمہ مین ہمدم کہاں ہے جانی مرے پیاری اصغر
ڈھونڈنے جا ہی کس سمت بابا دیکھا ہی جانی مرے پیاری صغرا

تمنے دم بھر بھی ماں کو نہ چھوڑا دفعتاً تمنے منھ سب سے موڑا
اب جیئے کسطرح سے یہ مضطر ہاے جانی مرے پیارے اصغر

پیاس سے تیر اسنکے ڈھلا ہی دلبہ فرقت کا غم بھی سہا ہائے ‏ لیکے جاتی ہین خیمہ سے سر رہا ہی جانی مر ے پیارے اصغر

پھر یہ ورد کیے شہ کو پکاری میرے بچہ کی لاؤ سواری ‏ دیکھنے کو نگاہین ہین مضطر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

جو گیا رن مین جیتا نہ آیا شاہ نے لاکے لاشہ دکھایا ‏ تیری رونیکی باری ہی دلبر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

تمکو رن میکو لیجا ئین سرور ہا ی کسطرح دیکھے یہ مضطر ‏ داغ کھاؤن کلیجہ پہ کیونکر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

بستی جنگل مین تمنی بسائی گود میری نہ خوش تمکو آئی ‏ کیا ہوئی مجھ سے تقصیر دلبر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

گھر سے آئی تھے آباد دلشاد لٹگیا آکے یان سب مرا باغ ‏ کیا لیے دنکو زندہ تھی مادر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

ڈھکر تمتو کوثر سدھارے کر گئی مجھکو کسکے حوالی ‏ کوئی وارث نہین اتبو سر پہ ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

اٹھ گیا سر سے سرور کا سایہ دیس اپنا نہین ہے پرایا ‏ دی کفن تمکو کسطرح مادر ہاے جانی مرے پیارے اصغر

پاس وادی کے تتو سدھاری ہمکو چھوڑا ہی کسکے سہارے ‏ اب بلا بو تڑپتی ہی مادر ہاے جانی مرے پیارے اصغر

گر مدینہ مین ہوتی مین بیٹا صف بچھاتی تری تیجے پیا سا ‏ سوگ ہر طرح رکھتی یہ مضطر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

تونے صورت نہ مانکو دکھائی ہو گئی سارے گھر کی صفائی ‏ تیری میت اٹھاؤن مین کیونکر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

قید ہوکر مین جاتی ہون بیٹا کسکو سونپون یہان تیرا لاشہ ‏ ہون نگہبان تری نہین حیدر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

راضیہ حال اپنا کہی کیا اک قیامت تھی رانڈ وئین پر یا ‏ کہتی تھین گھر مین بانو یہ روکر ہا ہی جانی مرے پیارے اصغر

## نوحہ

خلد مین فاطمہ کو رولایا وادریغا ‏ بے گنہہ خون شہ کا بہایا وادریغا

خلد مین یون نبی بولے رو رو ہائے افسوس ‏ ہمکو امت نے کیسا ستایا وادریغا

شبکو کبرا کی شادی رچائی شاہ دین نے ‏ صبح دولہا نے سر کو کٹایا وادریغا

تھی یہ زینب کی فریاد رن مین ای خدایا ‏ میرا اکبر بھی پھر کر نہ آیا وادریغا

بانو کہتی تھی رو رو کے لوگو لٹ گئی مین ‏ تیر اصغر نے گردن پہ کھایا وادریغا

روکے بولی سکینہ چچا سے میرے عمو — پیاس سے دم لبون پر ہی آیا وادریغا

بولے عباس رو کرکے جانی لایا پانی — زندہ دریا سے پھر کر جو آیا وادریغا

جب قیامت کی سنی شہ نے آواز بولے رو کر — ہائے عباس رن سے نہ آیا وادریغا

شمر نے چڑھکے سینہ پہ ہی کہ یہ خطا کی — خون سبط پیمبر بہایا وادریغا

بعد قتل شہ بحر و بر کے ظالمون نے — لوٹا بیبیون کو خیمہ جلایا وادریغا

فضہ کہتی تھین مقتل مین رو رو لاش شہ پر — اُٹھ گیا آپکا سر سے سایا وادریغا

آگ خیمون مین جا کر لگائی بعض سے ظالمون نے — طوق عابد کو لاکر پنھایا وادریغا

جب چلے قید ہو کر حرم شام کی سمت — بیت حیدر نے رو رو سنایا وادریغا

رو کے کہتی تھی صغرا وطن مین کیا کرون مین — قافلہ میرا پھر کر نہ آیا وادریغا

جسکے گھر مین فرشتے نہ آئین بے اجازت — اُسکا کنبہ کھلے سر پھرایا وادریغا

ہو مدد اے راضیہ کی شہ دین را ہ حق مین — رنج دنیا نے آکر ستایا وادریغا

## نوحہ

کہا رو کے زہرا نے پیارا حسین — گیا ہائے تو رن مین مارا حسین

چڑھا شمر سینے پہ ہے ہی غضب — ترے سر کو تن سے اُتارا حسین

گئیے رن مین زینب یہ رو رو بین — مرا ہائے ماںجایا پیارا حسین

محبو کرو مجلسون مین بُکا — کہ مہمان ہی اب تمھارا حسین

ملا ہائے دنیا مین اکدم نہ چین — گیا راہ خالق مین مارا حسین

دیا بوند پانی نہ ہی ہی ادسے — گیا آب خنجر سے مارا حسین

کہا بانو نے شہ نے لاشہ پہ جا — نہین رکھتی کوئی سہارا حسین

پڑا طوق عابد کی گردن مین جب — تو زینب نے روکر پکارا حسین

صدا آئی سر سے بہن چپ رہو — کہ غم کر چکا ہے گوارا حسین

مدد تم کرو ابن شیرِ خدا — فقط آسرا ہے تمہارا حسین

صدا آئی ہاتف کی عاشور کو — تجھے بے خطا ہائے مارا حسین

مدد تم کرو راضیہ کی شہا — نہین رکھتی کوئی سہارا حسین

## نوحہ

بین کرتی تھی زہرا کی جائی میرے مانجائے مظلوم بھائی — تیری صفدر مین حق کی فدائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

مر گئے تم ہوا گھر ویران کون ہے میرا یا شاہ ذیشان — کربلا مین لٹی ہون ہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

تم گئے یا بن بابا کے بھائی جیتی ہے ہای زہرا کی جائی — دیتی ہے رنمین رو رو دہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

لیکے آئی تھی یان قافلہ مین منہ دکھاونگی صغرا کو کیا مین — لٹگئی دشت مین سب کمائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

در سکینہ کے ہی ہای آتارے بیخطا کو طمانچے بھی مارے — باندھی رسی سے نازک کلائی میری مانجائے مظلوم بھائی

راہ خالق مین سر کو کٹایا بوند پانی نہ یان تمنے پایا — قبر احمد پہ دونگی دُہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

تپ مین بیہوش عابد پڑا ہی کچھ غذا ہے نہ کوئی دوا ہے — اسکو زنجیر لاکر پنہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

مارا شمر ستمگر نے تمکو باندھکر لیچلا ہم سبھون کو — ہائے بچون پہ آئی تباہی میرے مانجائے مظلوم بھائی

بیخطا تمکو ناحق ہی مارا حق کے سجدے مین سر کو اُتارا — مر گئی پھر بھی راحت نہ پائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

ہائے سبط پیمبر شہ جانا تیرا دشمن ہوا اب زمانہ — روز محشر مین دونگی دوہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

سر سے سر رکھے زینب یہ بولین راضیہ کی خبر تو شہ دین — دے رہی ہے تمہاری دوہائی میرے مانجائے مظلوم بھائی

## نوحہ

کہا زہرا نے رو رو کر دوہائی ہے دوہائی ہے — گیا مارا مرا دلبر دوہائی ہے دوہائی ہے

پھرایا حلق پر خنجر کیا کس ظلم سے بے سر
چڑھایا سر کو نیزے پر دہائی ہی دوہائی ہے

کہا جنت مین حورون سے کرو فریاد وزاری تم
لٹا دنیا مین ہیرا گھر دوہائی ہی دوہائی ہے

بنے قاسم کا لاشہ جب ہوا پامال میدان مین
دولھن کہتی تھی رو رو کر دوہائی ہی دوہائی ہے

کٹے عباس کے شانے سکینہ نے کہا رو کر
گیا سقہ سوئے کوثر دوہائی ہی دوہائی ہے

کٹایا سر کو قاسم نے جو میدان شہادت مین
تو بولین شاہ کی دختر دوہائی ہی دوہائی ہے

کہا زینب نے رو رو کر کہ ہی فریاد ای دادا
موا ہم شکل پیغمبر دوہائی ہی دوہائی ہے

علی اصغر کو بانو نے دیا گودی سے جب شہ کو
کہا پیاسا ہی یہ دلبر دوہائی ہی دوہائی ہے

لگائی آگ خیمون مین تو بولین زینب مضطر
مدد کو آؤ یا حیدر دوہائی ہی دوہائی ہے

کبھی کہتی تھین رو رو ظالمون ہم پر ترس کھاؤ
کھلے کا حال محشر پر دوہائی ہی دوہائی ہے

ردا جب چھین گئی سر سے تو بولین بانوی بے پر
خبر لو ساقی کوثر دوہائی ہی دوہائی ہے

کبھی کہتی تھی سر کو پیٹکر یا شاہ انس وجان
نہین سر پر مرے چادر دوہائی ہی دوہائی ہے

شہادت سے حسین ابن علی کے بین تھے رن مین
رہیگا داغ یہ دلبر دوہائی ہی دوہائی ہے

نہایت **راضیہ** کو تنگدستی نے ستایا ہی
مرے آقا مرے سرور دوہائی ہی دوہائی ہے

## نوحہ

یون ہوتے تھے رخصت شہ دین اپنی بہن سے
لپٹی تھی بہن بھائی سے اور بھائی بہن سے

اکبر نے کہا ایک مجھے رہ گیا ارمان
وعدہ کیا تھا لانے کا بیمار بہن سے

رخصت ہوے شبیر جو بیوؤن سے بصد غم
اک شور اٹھا خیمۂ سلطان زمن سے

معصوم کے جب تیر لگا ہاتھون پہ شہ کے
خون ڈالدیا اصغر نادان نے دہن سے

اک شیر کے رہنے کی صدا آتی تھی رنمین
جسدم سر شہ شمر جدا کرتا تھا تن سے

رو رو کے بیان کرتے تھے یہ عابد دلگیر
محروم رہا شاہ زمن غسل و کفن سے

کیا ظلم کیا باغیون نے آل نبی پر
اک پھول نہ باقی رہا زہرا کے چمن سے

جب اہل حرم قید ہوے بولین یہ زینب
اب بارہ گلے بندہ گئے ای بھائی رسن سے

چہلم تلک ای بھائی بہن رونے نہ پائی
اب دیکھیے کب چھوٹتی ہی قید محن سے

لے جائین گے جنت مین بصد شفقت و الفت
ای راضیہ امید ہے یہ شاہ زمن سے

## نوحہ

جب شمر چلا شاہ کا سر کاٹنے تن سے
رونے کی صدا آنے لگی چرخ کہن سے

شبیر چلے مرنے تو زینب یہ پکارین
ملنے کا تو اقرار کرو بھائی بہن سے

اکبر نے کہا دلمین مرے یہ رہا ارمان
لینے نہ گیا ہاے مین صغرا کو وطن سے

جب ہچکیلی اصغر کو تو بولی شہ ابرار
کیا بوے وفا آتی ہے اس غنچہ دہن سے

فضہ نے کہا بی بیون مار اگیا شبیر
اب گریہ زہرا کی صدا آتی ہی رن سے

جب آگ لگی خیمون مین زینب یہ پکارین
لٹنے کے لیے آئی تھی ہم اپنے وطن سے

کہتی تھی سکینہ یہی با دیدۂ پرنم
سر کاٹ لیا شاہ کا بلوا کے وطن سے

مین جیتی رہی رونیکو یہ کہتی تھین زینب
کیون اٹھ نہ گئی ہاے مین اس دار محن سے

جس طرح سے ارمان ہے اوس طرح سے آقا
بلوائیے اب راضیہ کو اسکے وطن سے

## نوحہ

بعد اصغر کے پکاری در پہ سرور الوداع
سامنا ہوگا ہمارا روز محشر الوداع

صبر کو تم ہاتھ سے دینا نہ ای زینب بہن
مرنے اب جاتا ہی یہ تیرا برادر الوداع

ای سکینہ آ د تمکو دیکھ لین اور اک نظر
پھر کہان ہم ای دلاری میری دختر الوداع

ای امام ابن امام ای میری زین العابدین
صبر کرنا جب چھنے زینب کی چادر الوداع

بیاہ ہین کبرا کے ای خواہر نہ کچھ ممکن ہو گر
تم اڑھانا اوسکو رنڈسالے کی چادر الوداع

پھر یہ فرمانے لگے کبرا سے شاہ بحر و بر
قاسم مضطر کی بیوہ رانڈ دختر الوداع

مادر اصغر جو آئین شاہ دین کے سامنے
شاہ فرمانے لگے اک آہ بھر کر الوداع

شاہ دین خیمہ سے چلتے وقت یہ کہنے لگے
مسلم بے پر کی زوجہ میری خواہر الوداع

دیر کر سکتا نہین شبیر اب رخصت کرو
آئین ہین جنت سے لینے مجھکو مادر الوداع

ہے مجھے شوق شہادت قرب خالق کی خوشی
جلد پھر جاے مرے گردن پہ خنجر الوداع

وعدۂ طفلی ادا جلدی کرو شپیر تم
دیتے ہین آواز جنت سے پیمبر الوداع

جاتے ہین شبیر مرنے سرکو پیٹو مومنو
راضیہ اہل حرم کہتے ہین رو کر الوداع

## نوحہ

کہا زینب نے رو کر نائب حیدر کا تیجہ ہی
مرے پیاسے برادر سبط پیغمبر کا تیجہ ہی

زمین کربلا پر آکے جو پیاسا گیا مارا
اوسی مجروح تیغ و کشتۂ خنجر کا تیجہ ہی

کہا یہ بانوے بیپر نے ہی کیا کرون لوگون
مرے اکبر کا تیجہ ہی مرے اصغر کا تیجہ ہی

کہا یہ زوجۂ عباس نے سر پیٹ کر اپنا
مرے والی مرے وارث مرے شوہر کا تیجہ ہی

کہا زینب نے رو رو کر دن تیجہ ہین کس کا
بہتر تن کا تیجہ ہی شہ بے سر کا تیجہ ہی

کہا یہ فاطمہ نے خلد مین رو رو کے حورون سے
مری تشنہ مرے پیاسے مرے دلبر کا تیجہ ہی

کہا یہ زینب دلگیر نے عابد سے زندان مین
کوئی سامان نہین اور شاہ کی دختر کا تیجہ ہی

اڑاؤ خاک رو رو سر کو پیٹو مومنو اپنے
نبی کے نور دیدہ شافع محشر کا تیجہ ہی

کہونگی پیٹ کر اب سینہ و سر راضیہ مین بھی
جہان مین خاک اڑتی ہی شہ بے پر کا تیجہ ہی

## نوحہ

گیا فردوس کو جو بھوکا پیاسا اوسکا چہلم ہے
اوا جسے کیا طفلی کا وعدہ اوسکا چہلم ہے

بروز عید خود جبریل لائے جس کا پیراہن
نبی نے دوش پر جسکو چڑھایا اوسکا چہلم ہے

خدا نے کی خوشی جسکی رکھا اوسکو نہ رنجیدہ
فرشتون نے جسے جھولا جھولایا اوسکا چہلم ہے

عزیز انصار بیٹے بھانجے جسکے گئے مارے
کھلے سر جسکے کنبہ کو پھرایا اوسکا چہلم ہے

غم شبیر مین رو رو ملک کہتے تھے واویلا
جسے زہرا نے تھا نازون سے پالا اوسکا چہلم ہے

یہ فرماتی ہین تم سے فاطمہ زہرا بصد زاری
ہوا چہلم کو جسکا دفن لاشہ اوسکا چہلم ہے

ندا یہ ہاتفِ غیبی کی آئی پیٹو اے شیعون
دغا سے مکر سے جس کو بلایا اوسکا چہلم ہے

کہا یہ راضیہ نے سر کو پیٹو مومنو اپنے
خدا نے جسکے رتبہ کو بڑھایا اوسکا چہلم ہے

## نوحہ

گھر اپنا جسنے دنیا مین لٹایا اوسکا چہلم ہی
محبوّ جسنے مقتل کو بسایا اوسکا چہلم ہی

کہا یہ مادر قاسم نے پرسا مجھکو دو لوگو
جو دولہا رات کا خون مین نہایا اوسکا چہلم ہی

بنا سقا کٹے شانے اوٹھا دریا سے جو پیاسا
نہ لاشہ جسکا پھر خیمہ مین آیا اوسکا چہلم ہی

کہا زینب نے رو کر سال تھا اٹھارواں ہی ہی
نہ سہرا جسکا قسمت نے دکھایا اوسکا چہلم ہی

غم اصغر مین رو کر بانوی مضطر یہ کہتی تھین
نہ جسکا طوق منت کا بڑھایا اوسکا چہلم ہی

کہا یہ راضیہ نے سر کو پیٹو اے عزادارو
کوئی جس شہ کے پرسے کو نہ آیا اوسکا چہلم ہی

## تمام شد

جملہ مؤمنین مومنین سے امید ہے کہ اس عاجزہ کے حق مین دعاء خیر سے بخل نہ فرمائین گے
وینیز نواب صاحب موصوف الصدر کو بھی فراموش نفرمائینگے۔

# سچا وعدہ

ہم سب کے پہلے قیمت واپس کر دینے کی سچی ذمے داری کر کے اپنی بے نظیر اور صد ہا مرتبہ کے مجرّب دواؤن کی اصلی مگر مختلف اور بہت مختصر اور بہت مختصر فوائد کے طرف پبلک کو توجہ دلاتے ہین۔ نازصرف اسیقدر ہی کہ یہ دوائین اپنی اثر مین نہایت سچی قدر انداز کے ہچے ہوے نشانے کی طرح اگر خطا کر جائین۔ تو دوا نہین خاک ہین۔

**سفوف دافع سوزاک** ہمارے تجربہ کے موافق تاثیر مین نئے مریض کے لیے اکسیر کہنہ کے لیے چلتا جادو بلکہ بے کس کے دعا کے مثال کا مستحق ہی پہلی پچکاری مین قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا سوزش تپک خون پیپ کا آنا حکمی موقوف کر دیتا ہی مثانہ مین کسی قسم کی خرابی نہین آنے دیتا۔ ایک قسم کی خنکی پہونچا کر تڑپنے والی مریض کو آرام دیتا ہے سفوف اگر صفات مذکورہ سے متصف نہ ہو یا ہر قسم کے مضرتو نسے پاک نہ ہو تو ہم بلا عذر قیمت واپس کر دین گے۔

**قیمت فی پیکٹ** ........ علاوہ محصولڈاک **۸ / ۔**

**سفوف خوردنی سوزاک** یہ بلکی مثل سفوف پچکاری کے تمام صفات سے متصف ہی ......... **قیمت** اکیس ٢١ یوم للعہ

**روغن مقوی** یہ روغن تمام اعضاے رئیسہ یعنی قلب و جگر و دماغ مثانہ وغیرہ کو بے حد قوت دے کر کچھ عجب عالم پیدا کرتا ہی اور اعصاب اور رگون کے واسطے تو اکسیر ہی خصوصًا اون لوگون کے واسطے کہ جنھون نے بچپن کی غلط کاریون مین پھنس کر اپنی تمام لطف زندگی کو خاک مین ملا چکے ہین اور لطف یہ کہ داخلہ اور خارجہ ہر موسم اور ہر فصل مین برابر استعمال کیجیے ......... **قیمت** ......... ١٤ یوم ......... للعہ

**روغن اکسیر** — یہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ چند منٹ کے عرصہ مین یہ روغن اپنا فائدہ ظاہر کر دیتا ہی۔ یعنی وجع مفاصل گٹھیا یا اور کسی قسم کا درد ہو یا ورم ہو لگانے کی دیر ہی ......... **قیمت** ......... فی تولہ عہ

**حبوب دافع آتشک** — کیسی خراب سے خراب یا پرانی آتشک ہو بیس ٢٠ یوم کے استعمال سے جڑ سے جاتی رہتی ہی ......... **قیمت** ......... ٢٠ گولی عہ

**ترياق نزلہ** — نزلہ زکام کھانسی جو کچھ ہو پہلے ہی دن فائدہ محسوس کر لیجیے چند دن کے استعمال سے تو پتہ ہی نہین ملتا۔ **قیمت** ......... فی درجن ٨

**حبوب امساک** تمام مضرتون سے پاک اور پھر دونی قوت پیدا کرنے والی اگر دنیا مین کوئی دوا ہے تو وہ یہی ہی ......... **قیمت** ......... فی درجن عہ

**حبوب سلیمانی** معدے کے واسطے اکسیر مولد خون صالح مقوی حافظہ مشتہی کاسر ریاح وغیرہ وغیرہ ......... **قیمت** ......... فی درجن ٨

**سفوف دافع جریان** ......... **قیمت** ......... ١٤ یوم عہ

**نوٹ** جملہ امراض کے مجرب ادویہ ہمارے یہان ملتی ہین خصوصًا ارحج الوقت وہ شرمناک امراض کہ جن کو بچپنے کی غلط کاریون سے تعبیر کرتے ہین۔ نیز دمہ وغیرہ وغیرہ بھی ہمارا مد نظر رہے کہ اگر خدا نخواستہ ہماری دوا فائدہ نہ کرے تو قیمت واپس لینا آپکو ضرور او دوا ہمکو واپس دینے مین عذر کرنا فضول۔

اگر آپ اصلی حالت پر آنا چاہتے ہین اور شرمناک حالت مین رہنا پسند نہین کرتے تو ہم سے رجوع کیجیے

المشتہر
نواب سید نظر حسین عرف نواب منجھو صاحب متصل جناب احمد حکیم مطب
محمد نواب صاحب یاٹا نالہ لکھنو